بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	یکم شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۹ وفا ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۶۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین اور دُنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے

اسلام میں رہبانیت نہیں ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دُنیوی کاروبار کو چھوڑ دو

"دین اور دُنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دُنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے ایسے شخص بھی دُنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دُنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ قابلِ تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو نہیں بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے ... یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچ کر خدا کی عبادت کرے وہ دُنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزلِ مقصود پر پہنچاتا ہے پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں۔ اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھ دیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے۔ اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نُور جاتا رہتا ہے ... انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جائے وہ ترقی نہیں پکڑ سکتے۔ بعض لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بے کار رہ کر انسان مُردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۷، صفحہ ۲۰۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

تحریکِ جدید کے چندہ کے بارے میں نئے احکامات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے نئے مقرر فرمودہ ٹارگٹ وعدہ جات تحریکِ جدید بقدر پندرہ لاکھ روپیہ کے حصول کے لئے امسال مجلس مشاورت میں جو امور طے ہوئے اور جنہیں حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت منظور فرما لیا ان کی رُو سے ہر مخلص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم وعدہ نہ ہو۔ یہ معیار دراصل سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد فرمودہ ہے جس کی طرف مجلس مشاورت میں تاکیداً توجہ دلائی گئی تھی۔ بایں ہمہ اس خیال سے کہ جماعت کا غریب سے غریب طبقہ بھی اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے محروم نہ رہے تحریکِ جدید میں شمولیت کے لئے کم از کم دس روپے سالانہ چندہ قابلِ قبول سمجھا گیا۔ اب پندرہ لاکھ روپیہ کے ٹارگٹ کے پیشِ نظر دس روپیہ کی بجائے کم از کم ۲۴/- روپیہ سالانہ قابلِ قبول سمجھا گیا ہے جو دو روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ یہ نئے احکامات تحریکِ جدید کے سابقہ مجاہدین اور نئے شامل ہونے والے ہر دو طبقوں پر چسپاں ہوتے ہیں۔ نیز ان کا اطلاق سالِ رواں ہی سے ہوتا ہے۔ جن مجاہدین نے سابقہ قواعد کے مطابق وعدے بھجوائے ہوئے ہیں ان سے نظرِ ثانی کی بجا طور پر توقع وابستہ ہے کیونکہ حضور ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو اسی سال حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا ہے اسلئے اسی سال سے اِن قواعد پر عمل ہونا چاہیئے اور جماعت کے ہر طبقہ کو اسی پر دل و جان سے لبیک کہنے کا ایمان پرور نظارہ دکھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر وفا ۱۳۵۶ہش
۱۹ر جولائی ۱۹۷۷ء

خوفِ الٰہی کی مُستقل کیفیت اور اُس کی عظیم الشان برکات

وُہ بنیادی صفت جس سے اسلام ہر مسلمان کو متصف کرنا چاہتا ہے وہ ہے تقویٰ کیونکہ تقویٰ کے بغیر نیک اعمال بھی عند اللہ مقبول نہیں ہوتے۔ وہ اُس وقت ہی خدا تعالیٰ کے ہاں قبولیت کے لائق ٹھہرتے ہیں جب تقویٰ کی روح ان میں جاری وساری ہو اور اُسی کے زیر اثر وہ انسان سے سرزد ہوں جبھی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

"اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝" (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ: اللہ صرف متقیوں سے (ان کے جملہ اعمالِ عالیہ) قبول کیا کرتا ہے۔

اور دوسری طرف تقویٰ کی وضاحت کی غرض سے متقیوں کی ایک بنیادی علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کے جلال و جبروت اور اس کی مالکیت یوم الدین کو تصور میں لا لا کر ہر وقت اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور ایک خاص قسم کا خوف ان پر طاری رہتا ہے۔ الغرض وہ کبھی اور کسی حال میں بھی بے خوف ہو کر زندگی نہیں گزارتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

"الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝" (الانبیاء آیت ۵۰)

ترجمہ: وہ لوگ (متقی ہوتے ہیں) جو اپنے رب سے غیب میں بھی ڈرتے ہیں اور جو جزا سزا کے وقت مقرر سے بھی ڈرتے رہتے ہیں۔

ان کی یہ صفت انھیں مغفرت اور اجر کبیر کا مستحق بنانے کا موجب بنتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝" (الملک۔ آیت ۱۳)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب سے علیحدگی میں ڈرتے ہیں ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملیگا اور جن کو اسی دنیا میں مغفرت اور اجر کبیر کی بشارت مل جائے ان کے خوش نصیب اور بامراد ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے اسی لئے ان کے متعلق مزید فرمایا:-

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝" (النور آیت ۵۳)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔

پھر یہی نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا خوف رکھنے والوں کو ہی اپنے اصل معنوں کی رو سے صاحبِ علم و حکمت اور صاحب بصیرت و معرفت قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝" (فاطر آیت ۲۹)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اُسی سے ڈرتے ہیں۔ اللہ بڑا غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں اور دوسرے لوگ جو بے علم ہوں اُس سے نہیں ڈرتے یا ڈر نہیں سکتے۔ یہ تو صحیح ہے کہ جو لوگ دینی علوم سے آراستہ ہوں اور ان علوم سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے والے اور ان کی علتِ غائی کو سمجھنے والے ہوں وہ بدرجہ اولیٰ خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو ظاہری طور پر علم نہ حاصل کرسکیں وہ خوف الٰہی سے یکسر محروم رہتے ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن میں ظاہری رنگ میں علم حاصل کئے بغیر ہی خوف الٰہی پیدا ہو جائے اور وہ ہر دم اُس کے جلال و جبروت کو ذہن میں لا کر اس سے لرزاں و ترساں رہیں انھوں نے علم کی علتِ غائی یعنی معرفتِ الٰہی کو پا لیا اس لئے زمرہ علماء میں عند اللہ ان کی شمولیت از خود متحقق ہو جاتی ہے۔ اصل عالم شمار کئے جانے کے وہی مستحق ہوتے ہیں جو خدا کے خوف سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں خواہ ظاہری رنگ میں انھیں علمِ دین حاصل کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہی اُس کی معرفت کے بعد ہوتا ہے۔ جو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتا ہے اس کا ڈرنا اس امر کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ وہ معرفت الٰہی سے بہرہ ور ہے اور یہی علم کی علتِ غائی ہوتی ہے کہ علم حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو اور اس معرفت کے زیر اثر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت جاگزیں ہو۔

پھر خوف الٰہی کے نتیجہ میں جس معرفت اور اجر کبیر کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا تعلق صرف اگلے جہان ہی سے نہیں ہے بلکہ اس جہان میں بھی قانون قدرت کے تحت ظاہر ہونے والے حوادث و آفات اور فسق و فجور کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عذابوں کے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہنے والوں کو ہی بچایا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور اُس کے فضل خاص کے نتیجہ میں وہ محفوظ رہتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ اختیار کرنے اور خوفِ الٰہی سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں بھی نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے۔ طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں موجود ہیں بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں۔ اسی دنیا میں بھی جہنم ہو سکتی ہے اور بڑے بڑے مصائب آسکتے ہیں۔ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آسکتا اور کوئی شریک ہمدردی نہیں کر سکتا جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دور نہ کرے۔ اسی واسطے ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ تعلق رکھے۔"

(الحکم ۶ر مارچ ۱۹۰۷ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶۹)

حضور علیہ السلام نے تقویٰ اور خوفِ الٰہی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ خوفِ الٰہی کی مستقل کیفیت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا اور تقویٰ کے بغیر انسان آسمانی اور زمینی حوادث سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔ ان سے محفوظ رہنے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایسا بنائے کہ (باقی صفحہ ۵ پر)

شکریہ اور درخواست دُعا

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

اس عاجز کا دل اپنے پیارے رب قادر و توانا خدا کی بے پناہ رحمتوں اور فضلوں کے آگے سجدہ ریز ہے کہ اس رحیم و کریم نے اپنے خاص فضل سے معجزانہ رنگ میں خاکسار کے لڑکے عزیزم مبشر احمد سلمہ کو F.R.C.S. کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے یہ اطلاع کل ملی ہے اور اس طرح اچانک ملی کہ یقین نہیں آتا تھا کیونکہ گزشتہ دنوں جو اطلاعات مل رہی تھیں ان سے پتہ لگتا تھا کہ عزیزم مبشر احمد سلمہ کو پھر وہی تکلیف ہو گئی ہے جو اپریشن سے قبل تھی لہٰذا یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ ایسی بیماری کی حالت میں عزیزم امتحان دے سکے گا۔ خاکسار نے رات انگلستان فون کیا اور عزیزم مبشر احمد سلمہ سے بات ہوئی تو انھوں نے بتایا کہ تکلیف کی حالت میں ہی امتحان دیا اور اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور کامیاب فرمایا۔

خاکسار تمام بزرگوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے عزیز کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

عزیز کی بیماری ابھی تک ہے کمزوری بھی کافی ہے لہٰذا خاکسار اپنے بزرگوں اور سب احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ عزیز کی کامل و عاجل صحت شفایابی کام کرنیوالی صالح زندگی کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی مہم کو سر کرنے کے لئے ایک عظیم منصوبہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اس میں شامل ہونا چاہیئے

(مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو یہ بشارت دی تھی کہ آپ کی اُمت کبھی ہلاک نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ غَیْثٍ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ وَکَیْفَ تَہْلِکُ اُمَّتِیْ اَنَا اَوَّلُھَا وَاٰخِرُھَا الْمَسِیْحُ۔

(مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ)

اے لوگو تم خوشیاں مناؤ کیونکہ میری اُمت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔ اور میری اُمت کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی انتباہ فرمایا کہ مسلمانوں پر ایک وقت ایسا بھی آئیگا جب مسلمان کہلانے والے اسلام کی اصل روح کو ترک کر دیں گے۔ ان کے اعمال اسلام کی حسین تعلیم کے مطابق نہیں رہیں گے اور اُمتِ مسلمہ گمراہی سے دوچار ہو جائے گی۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ آپ کی اُمت میں سے آپ کے ایک جلیل القدر روحانی فرزند کو مبعوث فرمائے گا جو دینِ اسلام کو زندہ کرے گا اور دلائل و براہین کے ذریعہ دلوں کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اُمتِ مسلمہ میں بہت سے جھوٹے دعویدار کھڑے ہوں گے جو یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مہدی ہیں حالانکہ وہ مہدی نہ ہونگے مہدویت کا سچا دعویدار وہ ہوگا جس کی صداقت کے ثبوت کے لئے آسمان دو نشان ظاہر کرے گا یعنی چاند اور سورج اس کی سچائی پر گواہ ٹھہریں گے۔ اس طرح رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ ماہ رمضان کو چاند گرہن ہوگا اور اسی رمضان میں سورج گرہن ہونے کے درمیانے دن یعنی ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔ مہینوں میں سے ماہِ رمضان کی تعیین اور چاند کے لئے پہلی رات کی تعیین اور سورج کے لئے درمیانے دن کی تعیین غیر معمولی تعیین ہے جو انسانی طاقت اور علم اور فہم سے بالا ہے۔"

(امن کا پیغام از حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ صفحہ ۱۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا پیشگوئی جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَّمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(دار قطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸ مؤلف حضرت علی بن عمر بن احمد الدار قطنی مطبوعہ مطبع انصاری)

لوگو! آگاہ رہو کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں جو اس وقت سے جب کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو رمضان میں گرہن لگنے کی راتوں میں سے پہلی رات کو اور سورج کو اسی مہینہ میں گرہن لگنے والے دنوں میں سے درمیانی دن کو گرہن لگیگا اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے یہ دونوں نشان کبھی کسی مامور کی صداقت کے لئے معرضِ ظہور میں نہیں آئے۔

چنانچہ یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں سن لیجئے۔ فرمایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء کے ماہ رمضان میں معینہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن کی حالت میں کر دیا اور دنیا پر پھر ثابت کر دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اور ہر دو جہان کا رب بڑی عظمت اور جلال اور قدرت کا مالک ہے نہ صرف ایک دفعہ بلکہ یہی نشان رمضان ہی کے مہینہ میں اور عین معینہ تاریخوں میں ۱۸۹۵ء میں دوسری دنیا کو دکھایا، تا مشرق اور مغرب اور پرانی اور نئی دنیا کے بسنے والے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کی صداقت کے گواہ ٹھہریں۔ پس عظیم ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے اپنے خدا سے علم پا کر یہ معجزانہ پیشگوئی فرمائی اور عظیم ہے آپ کا وہ روحانی فرزند جس کے حق میں وہ پوری ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے حضرت مرزا غلام احمدؑ کے زمانہ تک اگرچہ کئی پیدا ہوئے جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر ان میں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس کی مہدویت کی صداقت پر چاند اور سورج گواہ بنے ہوں۔ یہ ایک بات ہی اس بات کیلئے کافی ہے کہ آپ ٹھنڈے دل اور گہرے فکر سے اس مدعی کے دعویٰ پر غور کریں جس کا پیغام میں آج آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ اور جس کی عظمت اور صداقت پر چاند اور سورج بطور گواہ کھڑے ہیں۔"

(امن کا پیغام صفحہ ۱۶ و ۱۷)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جب آپ کے روحانی فرزند حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور آپ پر جو ذمہ داری ڈالی گئی اُسے پورا کرنے اور غلبۂ اسلام کے کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنا ہر لمحہ وقف رکھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبۂ اسلام کی بشارت بھی دے دی۔ چنانچہ اس کا اعلان آپؑ نے واشگاف الفاظ میں اس طرح فرمایا:۔

"خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے گا اور وہی منکر رہ جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ ہیں۔ خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی۔ اور جس طرح بجلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی اس روحانیت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلوار کے وقت ہوگا۔ تب جو
نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے
اور جو نہیں سمجھتے تھے وہ سمجھیں گے
اور امن اور سلامتی کے ساتھ
راستی پھیل جائے گی۔"
(کتاب البریہ صفحہ ۲۷)

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عظیم مہم کی تخم ریزی کر دی۔ بعد ازاں آپ کے خلفاء اس کی آبیاری کرتے چلے آرہے ہیں اور اب اس جہاد کی راہنمائی آپ کے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سپرد ہے۔ اور دین حق کو زندہ کرنے اور شریعت محمدی کو قائم کرنے کی مہم پورے اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ دنیا کے تمام ممالک میں کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ آپ کے عہدِ خلافت میں غلبہ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ "نصرت جہاں سکیم" کی شکل میں مغربی افریقہ کے ممالک میں پوری کامیابی سے جاری ہے جس کے نتیجہ میں سینکڑوں سعید روحیں اسلام کو قبول کر چکی ہیں۔ غافل اور دین سے لاتعلق مسلمانوں میں ایک نئی جان پیدا ہو رہی ہے۔

اس عظیم سکیم کو جاری ہوئے تین سال ہی ہوئے تھے کہ آپ نے اس سے بھی بڑا منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" جماعت کے سامنے پیش کر دیا اور اسے کامیابی کے ساتھ چلانے کیلئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" قائم کیا۔ قوم نے آپ کی آواز پر والہانہ لبیک کہی اور اب یہ غلبہ اسلام کا عظیم منصوبہ جاری ہو چکا ہے۔ ایک سال کے قلیل عرصہ میں مرکزِ تثلیث میں ایک اور شاندار مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ دسیوں سعید روحیں اسلام قبول کر چکی ہیں۔ انوارِ قرآنی دنیا کے کناروں تک پہنچ رہے ہیں۔

اسلام کے شیدائیوں اور احمدیت کے پروانوں کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی شاندار روایات کے مطابق اپنے واجب الاطاعت امام کی ہدایات کے مطابق قربانیوں میں اپنے قدموں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ تاکہ مکمل غلبہ اسلام کے دن قریب سے قریب تر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ اس عظیم منصوبہ میں ضرور شامل ہوں تا ہمارا احد و یگانہ رب ہم سے خوش ہو جائے، دنیا کے ہر کونہ میں ہمارے رسول خاتم الانبیاءؐ کا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جھنڈا لہرانے لگے، قرآن عظیم ہر انسان کے ہاتھ میں ہو اور اسلام کا ہر سو غلبہ ہو جائے۔ آمین
اللّٰھم آمین

اُذکُروا موتٰکم بالخیر

۱۔ مکرم میاں محمد حسین صاحب مرحوم

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم میاں محمد حسین صاحب آف مردان ابن مکرم میاں محمد احسن صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۱/۲۲ جون ۱۹۷۷ء کی درمیانی رات مردان میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کا وطن مالوف مُدّ ضلع امرتسر تھا۔ اُن کے والد ماجد اور تایا جان دونوں کو اصحاب مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا۔

میاں محمد یوسف صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ مردان کی احمدیت کے ساتھ محبت اور شیفتگی کا ہی نتیجہ تھا کہ مُدّ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ صداقت احمدیت حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ کا تاریخی مناظرہ منعقد ہوا جو بعد میں اعجاز احمدی جیسی بے عدیل تصنیف کا سبب بنا۔

مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت متقی، ملنسار، دعاگو، تہجد گزار اور احمدیت کے سچے فدائی تھے۔ رشتہ داروں کے غم و ہم میں شریک رہتے۔ ان کی خوشیاں اپنی خوشیاں سمجھتے۔ جس سے ملتے ہمیشہ ملتے رہنے کی طرح ڈال دیتے۔ ہر ایک سے ذاتی مراسم پیدا کرتے۔ مہمان نوازی بھی انہیں اپنے عظیم باپ سے ورثہ میں ملی تھی۔ اپنی بساط کے مطابق ہر ایک کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے۔ مرکزی نمائندوں کی بڑی قدر اور تعظیم کرتے اور ان کے ساتھ سلسلہ کے کاموں میں معاونت فرماتے۔ برس ہا برس تک جماعت احمدیہ مردان کے سیکرٹری مال رہے اور مشاورت میں نمائندگی کا شرف حاصل کرتے رہے۔ حالات خواہ کتنے ہی خراب ہوں اور طبیعت خواہ کتنی ہی مضمحل ہو جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لے جاتے۔ مسجد مبارک میں تہجد باجماعت ادا کرنے کا اہتمام فرماتے اور صبح کا درس سُن کر مقبرہ بہشتی چلے جاتے اور تمام بزرگانِ دین اور خاندان مسیح موعودؑ کے افراد کے مقابر پر پُرسوز دعائیں فرماتے۔ ربوہ میں رہائش پذیر اقرباء کے ہاں کبھی قیام نہ کرتے۔ جماعت صوبہ سرحد کے ساتھ ٹھہرتے اور دوست احباب سے ملنے ملاقات کرنے کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا۔ ہر ایک سے خود ملتے اور خوشی کا اظہار کرتے۔ وہ اسلامی اخوت کا اعلیٰ اور قابلِ تقلید نمونہ تھے۔ طبیعت میں انکسار کے ساتھ سچائی کے اظہار کے معاملے میں سختی سے بھی گریز نہ کرتے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، چار بچیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔ صرف دو بچیاں شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد بھی۔

مرحوم موصی تھے لیکن سرِ دست امانتاً مردان میں ہی دفن ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ دُور دُور سے لوگ ان کی تعزیت کیلئے آتے ہیں۔ خطوط کے ذریعہ بھی ان کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی اور افسوس کا اظہار ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ ان کے روحانی درجات بلند سے بلند کرتا جائے اور اپنا قرب خاص عطا فرماتے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے اور ہر رنگ میں ان کا حافظ و متکفل ہو، آمین۔

(محمد اسحاق بسمل۔ ملتان)

۲۔ محترم ملک نظام الدین صاحب ہرل آف سٹروعہ

محترم ملک نظام الدین صاحب آف سٹروعہ ضلع ہوشیارپور ۳۰ مارچ ۱۹۷۷ء کو تقریباً صبح دس بجے دارالفضل ربوہ کے قریب سڑک عبور کرتے ہوئے ایک تیز رفتار جیپ کی زد میں آ گئے اور شدید زخمی ہو گئے۔ فضل عمر ہسپتال میں منتقل کیا گیا لیکن وہاں خون کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے لائل پور منتقل کیا گیا لیکن قبل اس کے کہ علاج شروع ہوتا آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ہرل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد محترم نے ۱۹۰۲ء میں احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اپنے والد کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ بلا کے ذہین، نیک سیرت، اور پابند نماز و روزہ تھے۔ بڑے خدا ترس تھے۔ اپنے ہمسایوں کا خاص خیال رکھتے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے دوسروں کو قائل کر لیا کرتے تھے۔

۱۹۵۳ء میں ایجی ٹیشن کے دوران آپ کا خاصا نقصان ہوا مگر آپ نے صبر و شکر کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ اس وقت آپ ننکانہ صاحب میں مقیم تھے۔ بعد میں حالات ناساز گار ہونے کی وجہ سے ربوہ آ گئے جہاں آپ کو دو سال تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت کا موقع ملا۔ باوجود ضعیف العمر ہونے کے خود اپنی روزی کماتے اور اپنی اولاد پر بار نہ بنتے۔

لائل پور سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(احمد بشیر مرزا۔ لائل پور)

درخواست دعا

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کا میو ہسپتال لاہور میں چند دن ہوئے اپریشن ہوا ہے۔ زخم ٹھیک ہو چکا ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے اور پیشاب کی بھی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

محمد صدیق شاکر
بھاٹی گیٹ۔ لاہور

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

(قسط ۱۴)

مہمان خانہ مستورات جو زیر تعمیر ہے کی وصولی کی قسط ۱۴ آپ کی خدمت میں پیش ہے یہ ظاہر کرتی ہے کہ چندہ کی رفتار بہت سست ہے۔ اس فہرست میں ۱۳ ستمبر تک کی وصولی درج ہے۔ باقی نام آئندہ فہرستوں میں شائع کئے جائیں گے اور دس روپے کی وصولی سے کم کے نام الفضل میں شائع نہیں کیا جائیں گے جو بہنیں چندہ دے چکی ہیں ان سے درخواست ہے کہ اتنا ہی چندہ اس مد میں اور دیں تاکہ جلد از جلد مہمان خانہ مکمل ہو سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرمہ سیدہ آمنہ بی بی صاحبہ	گھیر ضلع گجرات	۱۰/-
" سیدہ کبریٰ فاطمہ "	" "	۳۰/-
" رسول فاطمہ صاحبہ	" "	۱۵/-
" اشرف بی بی صاحبہ	" "	۱۰/-
" رضیہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ	" "	۱۰/-
" حفیظ بی بی صاحبہ	" "	۱۰/-
" محمودہ بی بی صاحبہ	" "	۱۰/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ	" "	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	" "	۵/-
" منصورہ سعدی صاحبہ بنت مصلح الدین صاحب سعدی	دار الصدر شرقی ب ربوہ	۵۰/-
" امۃ الباسط صاحبہ بنت عبد الحفیظ صاحب	دار الصدر شرقی ب ربوہ	۱۰/-
امۃ القیوم صاحبہ " مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم	" "	۲۵/-
" آمنہ مجید صاحبہ " مجید احمد صاحب	دار الصدر شرقی ب "	۲۰/-
ینگ ویمن ایسوسی ایشن	" "	۴۰/-
لجنہ اماء اللہ	گوجرانوالہ	۹۶/-
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مہر محمد یار صاحب سرگانہ	دار الصدر غربی الف ربوہ	۳۰/-
" نجمیہ خواجہ حسین صاحب	لاہور	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب	"	۲۰/-
" فریدہ شکور صاحبہ	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ فاروق صاحب	"	۲۰/-
" نگہت زمان صاحبہ بنت سید زمان علی شاہ صاحب	سمندری	۵۰/-
" زاہدہ نزہت صاحبہ " سید ظہور علی شاہ صاحب	"	۵۰/-
" منیجہ بنت اللہ مرحومہ فردوس بیگم صاحبہ	"	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ مستری بشیر احمد صاحب	"	۲۵/-
" نسیم اختر صاحبہ بنت مستری احمد دین صاحب	"	۲۰/-
" بشیراں صاحبہ اہلیہ ماسٹر اقبال احمد صاحب	"	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵/-
مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب نمبردار	چک ۱۸۲ گ ب لائلپور	۴۵/-
" جلیلہ صاحبہ اہلیہ اسلم صاحب	"	۱۵/-
" شریفہ بیگم صاحبہ	"	۱۵/-
" نسیم صاحبہ	"	۱۰/-
" والدہ نسیم صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ محمود آباد فارم		۴۶/-
لجنہ اماء اللہ	چونڈہ	۵۰/-
مکرمہ صبیحہ تنویر صاحبہ	بہاولنگر	۵۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ	"	۱۰/-
" امۃ الحی صاحبہ	ہرڑ بلوچاں	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	پنڈی بھاگو	۳۰/-
"	پیر محل	۴۹/-
مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ	میانی	۲۰/-
" مخدومہ سعادت مند بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" سکینہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" مسرت بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" حمیدہ عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم	راولپنڈی	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ	تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۳۴/-
"	بھڈال ضلع سیالکوٹ	۴۰/-
"	دھیرکے کلاں ضلع گجرات	۳۲/-
مکرمہ عطیہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمود احمد صاحب	گوجرانوالہ	۲۰/-
" امۃ الحلیم صاحبہ بنت "	"	۵۰/-
" ثمر شیریں "	"	۵۰/-
" سیدہ صالحہ بانو صاحبہ اہلیہ سید احمد علی صاحب	ربوہ	۱۰/-
" عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ عبد السلام صاحب	ربوہ	۱۰۰/-
" فرحت سلطان صاحبہ	سکھر	۱۰/-
" خدیجہ صاحبہ اہلیہ محمد حسن صاحب	دار الرحمت غربی ا ربوہ	۱۰/-
" بشریٰ لئیق احمد صاحبہ	"	۵/-
" امۃ النصیر صاحبہ بشیر طاہر صاحب	"	۱۰/-
" صفیہ رشید احمد صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۲۵/-
مکرمہ جلیلہ صاحبہ مرحومہ بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰/-
" امینہ صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	"	۵۰/-
" امۃ الرشید فخر صاحبہ اہلیہ شمیم احمد صاحب بھٹی	دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰/-
" لطیفہ صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب	"	۵۰/-
" صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ مرزا غلام احمد صاحب	دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰/-
" امۃ المصور بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب	دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰/-
" نصرت صاحبہ اہلیہ کرنل محمود احمد صاحب	"	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ عبد السلام بھٹی صاحب	"	۵۰/-
" بیگم صاحبہ مرزا خلیل احمد صاحب	"	۱۰۰/-
مکرمہ سیدہ امۃ الکافی صاحبہ	دار الصدر شمالی ربوہ	۲۰/-
" بشریٰ یاسمین صاحبہ	"	۱۰/-
" امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ میجر خلیل احمد صاحب ناصر	"	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۴۷/-
مکرمہ صفیہ نذیر احمد صاحبہ	دار الصدر غربی الف ربوہ	۵۰/-
" صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف احمد صاحب	"	۲۰/-
" امۃ الحفیظ عفت صاحبہ	"	۱۰/-
" سلیمہ مبارکہ صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۰/-

میزان — ۳۲۹۲/۰۰
سابقہ وصولی — ۴۹۳۷۷/۰۰
کل وصولی ۹ جولائی ۱۹۷۷ء تک: — ۵۲۶۶۹/۰۰

اداریہ "صفحہ ۲ سے آگے"

خوفِ الٰہی کی مستقل حالت اس پر طاری رہے اور تقویٰ کی صفت دائمی طور پر اس میں پیدا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی، اس کے غضب اور اس کی مشیت اور ارادہ کے ماتحت رونما ہونے والے حوادث اور ان کی ہلاکت آفرینی سے انسان از خود نہیں بچ سکتا وہ ان حوادث سے خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہی بچ سکتا ہے اور اس کا فضل اس کا خوف رکھنے والے متقیوں کے ہی شاملِ حال ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ان حوادث سے بچنے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ، فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے۔ اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوفِ الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچائے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت ان کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچا لیتا ہے۔ انسان اپنی چالاکیوں، شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا۔ کوئی انسان نہ اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے نہ مال و اولاد کی حفاظت کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ طور پر ضرور تعلق رکھنا چاہیئے اور پھر اس تعلق کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ عقلمند انسان وہی ہے جو اس تعلق کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس تعلق کو محفوظ نہیں رکھتا وہ بے وقوف ہے۔ جو ہمیشہ خطرات پر نازاں ہے وہ ہلاک کیا جائے گا اور کبھی بامراد اور کامیاب نہیں ہوگا۔"

(الحکم ۲ مارچ ۱۹۰۷ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶۹-۳۷۰)

قائدین کرام حل شدہ پرچہ جات اطفال و خدام بھجوا کر ممنون فرمائیں (خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر درس القرآن کلاس طالبات کے بقیہ کوائف

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ کہ درس القرآن کلاس جس کا افتتاح ۲۷ر جون کو ہوا تھا گیارہ جولائی کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ۱۰ر جولائی کو مسجد مبارک میں ساڑھے سات بجے صبح سے ساڑھے دس بجے تک ان کا امتحان لیا گیا۔ امتحان کے تین معیار مقرر کئے گئے تھے بتفصیل ذیل کل ۴۹۴ طالبات نے امتحان میں شرکت کی :۔

معیار اوّل ۷۹ معیار دوم ۳۱۵ معیار سوم ۱۰۰

۴۹۱ طالبات کامیاب رہیں صرف تین ناکام رہیں نتیجہ ۹۹.۴۴ فیصد رہا۔ مندرجہ ذیل طالبات اپنے اپنے معیار میں اوّل، دوم اور سوم رہیں اور انعامات حاصل کئے :۔

معیار اوّل : اوّل محترمہ شگفتہ منیر صاحبہ ۔ اسلام آباد ۹۸/۱۰۰

دوم ۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت محمد اسحٰق صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ۹۷

سوم ۔ محترمہ خالدہ مرتضیٰ صاحبہ دار الصدر شمالی ربوہ ۹۳

معیار دوم :۔ اوّل ۔ محترمہ بشریٰ نسرین صاحبہ ۔ چونڈہ ۹۴½

دوم ۔ محترمہ فرحت تنویر صاحبہ بنت شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ ۹۳

سوم ۔ محترمہ شاہدہ ناہید صاحبہ بنت عبد المنان صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ۹۲½

معیار سوم :۔ اوّل ۔ محترمہ عزیز اختر صاحبہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا ۹۹

دوم ۔ محترمہ حامدہ منصورہ صاحبہ ۔ لاہور ۹۸

سوم ۔ محترمہ رضیہ محمودہ صاحبہ ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور ۹۷

دورانِ تعلیم ہر لڑکی کو تقریروں کے نوٹس لکھنے کے لئے ایک کاپی دی گئی تھی نصاب مکمل ہونے پر وہ کاپیاں انچارج صاحب کلاس کی خدمت میں پیش کر دی گئیں انہوں نے مندرجہ ذیل کو انعام کا مستحق قرار دیا :۔

بیرون از ربوہ طالبات :۔ اوّل ۔ نفیسہ احمد صاحبہ ۔ گوجرانوالہ ۔

دوم ۔ شگفتہ منیر صاحبہ ۔ اسلام آباد

سوم ۔ امۃ الحفیظ اختر صاحبہ ۔ جھنگ

طالباتِ ربوہ :۔ اوّل ۔ ناصرہ بشریٰ بنت مرزا منور احمد صاحب ۔ دار الصدر شرقی ربوہ

دوم ۔ راشدہ اشرف بنت محمد شفیع اشرف صاحب " " "

سوم ۔ عابدہ محمودہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۔ دار الرحمت غربی ربوہ

۱۰ر جولائی کی شام کو ساڑھے پانچ بجے طالبات کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا ۔ انہی عنوانات پر تقاریر کا موقع دیا گیا جو شاملِ نصاب تھے ۔ منصفین کے فرائض محترمہ سیدہ احسن صاحبہ ایم ۔ اے سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم ۔ اے سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم مرزا غلام احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سرانجام دئے ۔ بائیس طالبات نے حصہ لیا ۔ مندرجہ ذیل طالبات انعامات کی مستحق قرار دی گئیں :۔

معیار اوّل :۔ اوّل ۔ فرزانہ فرحت صاحبہ ۔ دار الرحمت شرقی ربوہ

معیار دوم :۔ اوّل ۔ امۃ الحی فضیلت صاحبہ ۔ دار الصدر شرقی ب ربوہ

دوم ۔ نفیسہ سیّد صاحبہ ۔ گوجرانوالہ

سوم ۔ امۃ الباسط ملک صاحبہ ۔ جہلم

معیار سوم :۔ اوّل ۔ بشریٰ سیّد صاحبہ ۔ دار الصدر جنوبی ربوہ

دوم ۔ امۃ المتین قمر صاحبہ ۔ دار الصدر شمالی ۔ ربوہ

سوم ۔ فوزیہ انجم صاحبہ ۔ دار الصدر شرقی ب ربوہ

مکرمی چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے طالبات کو بیرونی مشنوں میں سلسلہ کی تبلیغی جدوجہد کے متعلق سلائیڈز دکھائیں جن سے طالبات کے علم میں نمایاں اضافہ ہوا ۔

انتظامات کے سلسلہ میں بعض کا نام رپورٹ کی پہلی قسط میں آچکا ہے ۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے عملہ سے محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ اور محترمہ سراج بی بی صاحبہ اور باقی کارکنات نے شب و روز کام کیا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے وہ میرے شکریہ کی مستحق ہیں ۔

حافظ آباد سے ایک طالبہ منظورہ اسلام صاحبہ نے لجنہ ہال میں ٹھہری ہوئی طالبات کی ہر طرح نگرانی رکھی اور ان کی ضروریات سے مطلع کرتی رہیں ۔

مسجد میں محترمہ رشیدہ بشیر صاحبہ دو تین خواتین کے ساتھ پورا وقت دیتی رہیں اور طالبات کی صحیح قطاریں بنانے اور انہیں ٹھنڈا پانی پلانے کا کام سرانجام دیتی رہیں تا کوئی طالبہ اپنی پڑھائی کا حرج کر کے خود پانی پینے نہ اُٹھے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔

مَیں طالبات کی طرف سے نگران کلاس اور تمام اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بڑی محنت و خلوص سے اس کلاس کو پڑھایا اور ان سب منتظمین کا بھی خصوصاً مکرمی چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت جن کے تعاون سے ہر قسم کا آرام طالبات کو رہا ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

احبابِ جماعت و خواتین سے درخواست ہے کہ ان سب بچیوں کے لئے دعا کریں کہ وہ اپنے اس علم سے جو انہوں نے حاصل کیا دوسروں کو فائدہ پہنچا سکیں اور کوشش کریں کہ آئندہ سال زیادہ سے زیادہ سمجھدار اور محنتی بچیوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوا سکیں ۔

ہر سال طالبات کچھ چندہ جمع کر کے آخری دن کی تقریب کو بارونق بناتی تھیں اس سال طالبات نے خود ہی فیصلہ کیا کہ وہ یہ رقم مہمان خانہ مستورات کے چندہ میں دیں گی چنانچہ انہوں نے ۱۴۸۵/- جمع کر کے اس مد میں دئے جس میں سے ۱۰۳۰/- ربوہ کی ۴۸۹ طالبات کی طرف سے اور ۴۵۵/- بیرون از ربوہ ۸۸ طالبات کی طرف سے تھے ۔
جزاھن اللہ احسن الجزاء ۔

اعلانِ نکاح

میرے ماموں زاد بھائی عزیزم مکرم ملک امین احمد خان صاحب آفیسر صنعتی ترقیاتی بنک لاہور ابن محترم ملک صدیق احمد صاحب مرحوم آف دیپالپور کا نکاح ہمراہ عزیزہ لبنیٰ نصیر بنت مکرم ملک نصیر احمد صاحب آف ساہیوال بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپیہ محترم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے بر مکان مکرم ملک نصیر احمد صاحب بمقام ساہیوال مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۷۷ء کو پڑھا ۔

احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے ۔ آمین

(خاکسار منور احمد ملک محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین اہلیہ چوہدری محمود احمد ورک سکنہ ڈنمارک کی انتڑیوں کا اپریشن بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب طور پر سرانجام پا چکا ہے اور عزیزہ ہسپتال سے واپس گھر پہنچ چکی ہیں ۔ اپریشن نازک اور خطرناک نوعیت کا تھا ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے ۔ آمین

(چوہدری عبد الرحمٰن بہلولپوری سکنہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) جماعتِ احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے ایک دوست حاجی میاں رشید احمد صاحب لمبے عرصہ سے لبارخنہ ذیابیطس و دیگر عوارض بیمار چلے آرہے ہیں اب تکلیف بہت بڑھ گئی ہے اور چلنے پھرنے سے بھی تقریباً معذور ہو گئے ہیں ۔

احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم انہیں جلد از جلد کامل شفا عطا فرما کر صحتِ کلّی بخشے ۔ آمین (محمد احمد نعیم مربی سلسلہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴